19

الفاظ درود کی ترتیب میں حکمت

(فرمودہ ۲۲ر جولائی ۱۹۲۱ء گاندھربل)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا۔

عرفان کا لفظ جو ہمیشہ مذہب میں بولا جاتا ہے اس کے معنی پہچاننے کے ہیں۔ عرف پہچاننے کو کہتے ہیں۔ عرفان تبھی حاصل ہو سکتا ہے۔ جبکہ پہلے علم ہو۔ کیونکہ پہچاننا تب ہی ہو سکتا ہے جبکہ کسی چیز کو پہلے دیکھا ہو۔ اور پھر دیکھتے ہی یاد آجائے کہ ہاں اس کو پہلے کبھی دیکھا ہے۔ اس لئے عرفان ہمیشہ علم کے بعد ہوتا ہے اس نکتہ کو نہ سمجھنے سے اکثر لوگ عرفان سے محروم رہے ہیں۔ نماز اور روزہ کی حقیقت بھی علم ہی کی وجہ سے پیدا ہو سکتی ہے۔ شریعت کے سب احکام دراصل آئندہ روحانی ترقیات کے ظل ہیں جو مومنوں کو ملتی ہیں۔ نماز میں مختلف حرکات' روزہ رکھنا' زکوٰۃ دینا یہ سب باطنی مقامات کے نشان ہیں۔ جب انسان ظاہری فرمانبرداریوں کو پورا کرلیتا ہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ کو بھی پہچان لیتا ہے۔ اس گر سے عام طور پر مسلمان ناواقف ہیں۔ ان کو ان احکام شرعیہ کی ماہیت اور حقیقت معلوم نہیں ہوتی اس لئے ان کو عرفان بھی نصیب نہیں ہوتا۔ وہ ادھر ادھر ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔ حالانکہ اگر سچے طور پر عبادت کی جائے تو پھر عرفان ضرور حاصل ہو جاتا ہے۔

قرآن کریم کے ہر ایک لفظ میں اتنی حکمتیں ہیں کہ ہر ایک آدمی ان تک نہیں پہنچ سکتا۔ آج ایک موٹی سی بات بیان کرتا ہوں۔ اس کا دوسرا حصہ پھر انشاء اللہ کبھی موقع ہوا تو بیان کروں گا۔ درود شریف سب مسلمان پڑھتے ہیں۔ مگر اس کا اصل مفہوم اکثر نہیں سمجھتے۔ ان کو معلوم نہیں کہ ان کے درود پڑھنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا فائدہ پہنچتا ہے۔ اور ان کے اپنے ایمان کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ ایک بچہ روپے' ہیرے' جواہر کی قدر نہیں کرے گا۔ مگر روٹی کے ٹکڑے کو منہ میں ڈال لے گا۔ اس وقت میں درود کے ظاہری الفاظ کو لیکر ان کی خوبی سناتا ہوں۔ درود میں **صلّ** پہلے رکھا ہے اور **بارک** بعد میں۔ مسلمانوں کو شاذ ہی خیال آیا ہوگا کہ **صلّ** پہلے کیوں اور **بارک** بعد میں کیوں ہے۔ اور اس ترتیب میں خوبی کیا ہے جو شخص غور کرے

گا۔ اور علم سے اس پر نگاہ ڈالے گا۔ اس پر اس کی حقیقت ظاہر ہو جاوے گی۔ عربی میں صلوٰۃ کے معنی دعا کے ہیں۔ **اللھم صلّ** کے معنی ہوئے اے اللہ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعا کر۔ اب دعا دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک وہ شخص دعا کرتا ہے۔ جس کے پاس کچھ نہیں ہوتا۔ وہ دوسرے سے التجا کرتا ہے۔ جیسے ماں باپ یا دوست سے مدد طلب کرنا اور دوسرے اس شخص کی دعا ہوتی ہے جس کا اپنا اختیار ہوتا ہے۔ اس کے معنی ہیں کہ وہ خود عطا کر دیتا ہے۔ خداتعالیٰ بادشاہ ہے۔ کبھی مانتا ہے کبھی نہیں۔ خداتعالیٰ کی دعا کے معنی ہیں کہ وہ ہوا' پانی' زمین' پہاڑ غرضیکہ سب مخلوق کو کہتا ہے۔ کہ میرے بندے کی تائید کرو پس **اللھم صلّ** کے یہ معنی ہوئے کہ اے اللہ تو ہر ایک نیکی اور بھلائی اپنے رسول کے لئے چاہ۔ ایک ہی دفعہ کا پڑھا ہوا درود اگر قبول ہو جاوے تو یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ ورنہ انسان جو دعا خود تجویز کرے گا اس کی مثال ایسی ہوگی کہ کسی فقیر نے ایک ڈپٹی سے سوال کیا۔ اس نے اس کو روپیہ یا آٹھ آنے دیئے۔ فقیر نے دعا دی کہ خداتعالیٰ تجھے تھانے دار کرے۔ دراصل تو یہ بددعا تھی۔ مگر اس نے اپنی عقل سے یہی سمجھا۔ بندہ اپنی عقل سے جو چاہے گا وہ ضرور ناقص ہوگا۔ اس لئے بندہ خداتعالیٰ سے کہتا ہے کہ تو چاہ کیونکہ تیرا علم کامل ہے۔

بارک۔ برکہ سے نکلا ہے۔ اس کے معنی اکٹھا ہونا' جمع ہونا ہیں۔ اسی لئے برکہ تالاب کو کہتے ہیں۔ جہاں پانی جمع ہوتا ہے۔ **اللھم بارک** کے معنی ہوئے اے اللہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی رحمتیں' فضل اور انعامات جو تو نے ان پر کئے ہیں۔ ان کو اتنا بڑھا کہ سارے جہاں کی رحمتیں اور برکتیں ان پر اکٹھی ہو جاویں۔ **صلّ** بطور بیج کے ہے۔ اور **بارک** اس سے بڑھ کر ترقی ہے یہ ترتیب نہایت ہی اعلیٰ اور اتم ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کی ترتیب بھی احسن و اکمل ہے ایسی باتوں پر غور کرنے سے انسان کو عرفان ملتا ہے جب انسان ایسی باتوں پر غور کرتا ہے۔ تو اس کا ایمان ترقی کرتا ہے دوسرے لوگوں کی مثال اندھوں کی طرح ہوتی ہے وہ پڑھتے ہیں اور سمجھتے نہیں۔

(الفضل ۵؍ ستمبر ۱۹۲۱ء)